سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○ ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَکُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ○ مِنَ الَّذِیۡنَ فَرَّقُوۡا دِیۡنَهُمۡ وَ کَانُوۡا شِیَعًا کُلُّ حِزۡبٍۢ بِمَا لَدَیۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعة المبارک

﴿۱۶ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق 20مئی 2011﴾

عنوان

اصلاح دل

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ کسی مسلک کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کیلئے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذا ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری اپنی کوتاہی ہے اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

بتعاون: محترم جاوید اختر جوہری صاحب صدر جوہری ٹرسٹ

اب آپ خطبہ جمعة المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.or

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَھْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ O

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ O

یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ o

﴿اس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد نرینہ کام آئے گی ہاں جو بنا ہوا دل لائے گا وہ اسکے کام آئے گا﴾

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے بے شک بنی آدم کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جب وہ خراب ہو جائے تو تمام جسم کے اعمال خراب ہو جاتے ہیں اور جب وہ ٹھیک ہو جائے تو تمام جسم کے اعمال ٹھیک ہو جاتے ہیں جان لو کہ وہ انسان کا دل ہے دوسری جگہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَ اَمْوَالِکُمْ وَ لٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَ اَعْمَالِکُمْ) ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نہیں دیکھتے تمہاری شکل وصورت کو نہیں دیکھتے تمہارے مال پیسے کو بلکہ وہ دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو) معلوم ہوا کہ انسان کے دل کے بننے سے انسان کے اعمال بن جاتے ہیں اور دل کے بگڑنے سے انسان کے اعمال بگڑ جاتے ہیں یہ دل انسان کے لیے صدر مقام کی حیثیت رکھتا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا جَعَلَ اللّٰہُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِہٖ﴾ ترجمہ: اللہ نے کسی آدمی کے سینے میں دو دل نہیں بنائے (القرآن) گویا ایک دل رحمان کی لیے ہو اور ایک شیطان کے لیے ہو۔ نہیں نہیں ,دل ایک ہے اور ایک ہی کے لیے ہے۔ انسان کی یہ کوشش ہو کہ اللہ کی یاد سے دل معطر رہے اس دل میں انابت الی اللہ اور رجوع الی اللہ ہو۔

جنت کن لوگوں کے لیے ہے؟

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ﴾ ترجمہ: قیامت کے بارے میں تذکرہ فرمایا کہ اس دن نہ مال کام آئے گا نہ اولاد نرینہ کام آئے گی ہاں جو بنا ہوا دل لائے گا وہ اسکے کام آئے گا) ایسے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دلوں کی بیو پاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندوں سے دل کا سودا چاہتے ہیں کہ تو مجھے اپنا دل دے دے اس کے بدلے میں نے اپنی جنتوں کو تیرے حوالے کر دیا۔ ذرا سوچیں۔ ہم اپنے ایک روپے عوض داغی سیب قبول نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اپنی جنتوں کے بدلے اس داغی دل کو کیسے قبول کریں گے اسی لیے فرمایا: ﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ﴾ ترجمہ: جو سالم دل لایا یعنی وہ دل جو غیر کی محبت سے پاک ہو, غیر کے اثرات سے محفوظ ہو اس قلب سلیم کہتے ہیں۔ ایسا دل اسے کام آئے گا۔ اسی لیے ارشاد فرمایا ﴿وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ﴾ ترجمہ: محشر کے روز جو سینوں میں ہو گا ہم کھول کر باہر کر دیں گے) اللہ تعالیٰ انسان کی کیفیت کو دیکھیں گے۔ دل میں محبت الٰہی موجود ہے کہ نہیں۔ دل میں مال کی محبت زیادہ ہے یا مالک وخالق کی محبت زیادہ ہے۔

دل سخت کیسے ہوتا ہے؟ انسان کا دل زمین کی مانند ہے انسان اگر زمین پر بہت عرصہ کاشت نہ کرے محنت نہ کرے تو وہ بنجر ہو جاتی

ہے اور وہ زمین پیداوار چھوڑ دیتی ہے اس لیے کہ اس پر محنت نہیں ہوئی, وہ زمین سخت ہوجاتی ہے اسی طرح فرمایا: انسان جب اس دل پر محنت کرنا چھوڑ دیتا ہے تو رفتہ رفتہ یہ دل سخت ہوجاتا ہے۔ اور جب دل سخت ہوتا ہے تو ایسا کہ یہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوجاتا ہے: فرمایا:﴿ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ﴾ پھر اس کے بعد تمھارے دل سخت ہوگئے ﴿فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً﴾ ترجمہ: پھر یہ پتھروں کی مانند ہوگئے بلکہ یہ پتھروں سے بھی زیادہ سخت ہوگئے۔ بے شک پتھروں سے نہریں جاری ہوجایا کرتی ہیں اور جب پتھر پھٹتا ہے تو بسا اوقات اس میں سے پانی نکل آتا ہے اور بعض پتھر تو ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے خوف سے کانپ اٹھتے ہیں لیکن اے انسان: جب تیرا دل سخت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے خوف سے کانپتا نہیں ہے۔ پھر بھی دل کی اس سختی پر شرماتے ہیں انسان کے پاس یہی سرمایہ ہے اسے بنالے تو اللہ کے ہاں کامیاب ہوگیا اور اسے بگاڑ لے تو پھر یہ انسان بالکل ناکام ہوگیا:

دل اندھا کیسے ہوتا ہے؟

غفلت بھری زندگی گزارنے سے انسان کا دل اندھا ہوجاتا ہے بالکل اندھا۔ ایسا اندھا کہ یہ نیکی اور بدی میں تمیز نہیں کرسکتا جیسے ایک آدمی کی بینائی نہ ہو وہ آدمی دوست اور دشمن میں فرق نہیں کرسکتا اندھیرے اور اجالے میں تمیز نہیں کرسکتا۔ پہچان نہیں سکتا کہ کون سی چیز نفع دینے والی ہے اسی طرح جب دل اندھا ہوتا ہے تو انسان بڑے سے بڑا گناہ کرلیتا ہے مگر اس کے سر پر جوں بھی نہیں رینگتی کہ میں نے کوئی اللہ کی نافرمانی کی بھی ہے یا نہیں اس کو نیک آدمی کی صحبت اچھی نہیں لگتی برے آدمیوں کی صحبت اسے اچھی لگتی ہے اب اسے دوست اور دشمن کی تمیز نہ رہی اب اسے نیکی اور بدی میں تمیز نہ رہی اب اسے اندھیرے اور اجالے کا فرق معلوم نہ ہوا کیونکہ دل اندھا ہوچکا ہے ایک قوم ایسی گزری کہ اس پوری قوم کو اللہ تعالیٰ نے کہا:﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ﴾ ترجمہ (وہ اندھی قوم تھی) اس کا کیا مطلب ہے, کیا ظاہر سے نابینا تھے؟ جی نہیں: روایت میں کسی قوم کے بارے میں ایسا نہیں آتا کہ وہ سارے کے سارے اندھے ہوں ہاں ایک قوم ایسی گزری جس نے اپنے نبی کے فرمان کو نہ مانا, نہ اس پر ایمان لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ﴾ ترجمہ: وہ اندھی قوم تھی اسنے اپنے نبی کو نہ پہچانا اور ایمان کو نہ اپنایا۔ انہیں اندھی قوم کہا گیا قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِيْلًا﴾ ترجمہ (اور جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا) کیا مطلب اس کا؟ جو دنیا میں نابینا ہے اس کو آخرت میں بھی بینائی نہیں ملے گی؟ ناں ناں: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے چشم پوشی کرتا رہا۔ اللہ کے حکموں کو نظر انداز کرتا رہا اس کے حکموں سے اندھا بنا رہا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسکی بینائی کو سلب فرمالیں گے چنانچہ دوسری جگہ پر ارشاد فرمایا, جب اس کو نابینا کھڑا کیا جائے گا تو وہ یوں کہے گا,

﴿قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ؛ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى﴾ ترجمہ (اے اللہ: مجھے اندھا کیوں کھڑا کیا اور دنیا میں تو میں آنکھوں والا تھا۔ کہا جائے گا ایسا ہی ہے جیسے تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں, تو نے ان کو بھلا دیا اور آج کے روز تمہیں بھی بھلا دیا جائے گا) معلوم یہ ہوا کہ جو انسان اپنے پروردگار کے فرمان کو نظر

انداز کرے گا اور اس سے چشم پوشی کرے گا, یہ انسان آخرت میں بینائی سے محروم کر دیا جائے گا اندھا اٹھایا جائے گا۔ ان لوگوں کے بارے میں جو اللہ کے راستے پر نہ چلے نفس اور شیطان کا لقمہ بن گئے, اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَهُمْ قُلُوْبٌ يَّعْقِلُوْنَ بِهَا اَوْ اٰذَانٌ بِهَا فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ﴾ ترجمہ (اے کاش! ان کے دل ہوتے جو انہیں عقل سکھاتے۔ ان کے کان ہوتے جن سے وہ ہدایت کی بات کو سنتے اور آنکھیں تو اندھی نہیں ہوا کرتیں۔ یہ تو سینوں کے اندر دل اندھے ہوا کرتے ہیں)

دل پر مہر کیسے لگتی ہے؟

جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک داغ لگا دیا جاتا ہے پھر گناہ کرتا ہے تو پھر ایک داغ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر گناہ کرتا ہے پھر داغ لگا دیا جاتا ہے اسی طرح داغ لگتے رہتے ہیں تو ایک وقت ایسا آتا ہے کہ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر مہر جباریت لگا دیتے ہیں۔ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ ترجمہ (اللہ نے مہر لگا دی ان کے دلوں پر) اس کو کہتے ہیں کہ دل پر مہر جباریت لگ گئی۔ دل بالکل سیاہ ہو جاتا ہے پھر یہ انسان نیکی کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔

دل صاف کیسے ہوتا ہے؟

انسان جب توبہ تائب ہوتا ہے تو دل کی سیاہی دور ہو جاتی ہے دل کی ظلمت دور ہو جاتی ہے دل کی سختی دور ہوتی ہے اور جب انسان اللہ پاک کے سامنے سر بسجود ہو کر اپنے گناہوں سے سچی پکی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دل کو دھو دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنے دل کو دھو لیا کرو آپ کہنے لگے, اے اللہ! پانی تو وہاں پہنچتا نہیں میں اس کو کیسے دھوؤں؟ تو فرمایا, یہ دل پانی سے نہیں, یہ تو میرے سامنے رونے سے دھلا کرتا ہے۔ یعنی اگر تو میرے حضور گناہوں کی معافی مانگے گا عاجزی اور زاری کرے گا ان آنسوؤں کے گرنے سے تیرے دل کو صاف کر دیا جائے گا۔ دل اس سے دھلتا ہے۔

دل کی غذا کیا ہے؟

انسان کے جسم کے لیے اللہ تعالیٰ نے غذا بنائی ہے۔ اگر انسان وہ غذا نہ کھائے تو بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ بدن اعمال کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اسی طرح دل کی بھی غذا ہے اور وہ ہے نیکی کے کام کرنا, اللہ کا ذکر یہ سب دل کی غذا ہے۔

دلوں کی خوراک کیا ہے؟

دل اپنی خوراک کے لیے ایسے ہی محتاج ہوتے ہیں جیسے ہم اپنی خوراک کھانے کے محتاج ہوتے ہیں۔ دلوں کی خوراک وعظ و نصیحت, اللہ کا ذکر ہے اس سے دل کی دنیا بدل جاتی ہے۔

صحیح مسلمان کون ہے؟

ہم نے تو زبان سے کلمہ پڑھ لیا اور ہم سمجھتے ہیں اسلام بہت آسان ہے :بات یہ ہے کہ ہم نے کلمہ تو پڑھ لیا۔لیکن مالک اپنی مرضی کے بنے پھرتے ہیں۔سوچئے ,زندگی کے چالیس سال گزر چکے ہیں۔ان چالیس سالوں میں ہماری آنکھ مسلمان بن گئی؟ ہماری زبان مسلمان بن گئی کان مسلمان بن گئے؟ اللہ ہمیں صحیح مسلمان بنا دے:

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل: دل ونگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں:

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دلوں کو بنانے کی توفیق عطا فرما دے۔امین

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھردے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور فرما دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونک دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائینگے

اے رب العرش العظیم اس دن کی رسوائی سے بچا جس دن ساری انسانیت آپکی عدالت میں جمع ہوگی

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائینگے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دکھا

فا نصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فا نصر علی القوم المشر کین:

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

وَاٰ خِرُ دَعْوَا نَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَا لَمِیْنَ: